Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ ۔ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۔ ۲ احسان ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲ جون ۱۹۷۵ء ۔ نمبر ۱۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی، الحمدللہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت دے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

کمزوری بہت ہے ۔ نواب محمد احمد خاں صاحب کا کراچی میں علاج جاری ہے نواب مسعود احمد خان صاحب کو ابھی کچھ بخار ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کو بھی اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال کراچی میں قیام فرما ہیں ان کی ڈاک کا ایڈریس یہ ہے:-

معرفت مرزا شمیم احمد صاحب
C/۱۔۵۔۱۷ محمد علی سوسائٹی۔
کراچی۔

والدین متوجہ ہوں

ایسے احمدی والدین جن کے بچے امسال میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے کا امتحان دے چکے ہیں یا دے رہے ہیں اور انہوں نے ان کی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم دلوا کر خدمتِ اسلام بجالانے کے خواہش مند ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے بچوں کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارے میں کارروائی کی جا سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ اگست میں ہوگا۔

وکیل الدیوان
تحریکِ جدید۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا

پورے اخلاص، جوش اور ہمّت سے کام لو کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے

"چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکّل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمّت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔۔ خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا۔۔۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دیکر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک (اور) قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبّر کرو یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔۔۔ سو اس وقت کی قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہوگا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے تمہیں معلوم نہیں کہ اِس وقت رحمتِ الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔۔۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے"!

(تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴ تا صفحہ ۵۶)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ احسان ۱۳۵۴ھش

۲ جون ۱۹۷۵ء

خوش قسمتی اور بد قسمتی کی انتہاء

جماعت احمدیہ کے قیام کا صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ اسلام کو (جس کے ساتھ اس کرۂ ارض پر تا قیامت رونما ہونیوالے جملہ بنی نوع انسان کی نجات وابستہ ہے) تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ کل اقوام و ملل میں پھیلا کر اور انہیں اس پر کما حقہ عمل پیرا کر کے اسے عملاً غالب کر دکھایا جائے تا وہ تمام روحیں جو دنیا کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء سب دین واحد پر جمع ہو جائیں۔ سب کا ایک ہی مذہب ہو یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہو یعنی خیر الوریٰ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تا تمام معبودانِ باطلہ کے اپنی خدائی سے منقطع ہونے کے نتیجہ میں روئے زمین پر صرف اور صرف خدائے واحد کی جو حیّ و قیّوم اور تمام جہانوں کا ربّ ہے پرستش ہونے لگے۔

یہ عظیم الشان مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم جنہیں اس خدائی جماعت میں شمولیت کا شرف حاصل ہے قرآن عظیم پر بدل و جان عمل پیرا ہو کر اسکی لازوال و بے مثال تعلیم اور اس کے زندہ اور زندگی بخش پیغام کو روئے زمین پر بسنے والی تمام قوموں تک پہنچا کر انہیں اس کا والہ و شیدا اور گرویدہ نہ بنا دیں۔ اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ ہم خود عاشق قرآن بنیں اور اس سے ایسا پیار کریں اور اس پر اس طرح عمل پیرا ہوں کہ ہم سراپا قرآنی نور سے منور ہو جائیں۔ اسی لئے بانیٔ سلسلۂ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قرآن سے بہت پیار کرنے اور اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کی نہایت ہی پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر حضور ہمیں مخاطب کرتے ہوئے بطور نصیحت فرماتے ہیں:-

"تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو، ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں، یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔ ... اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۳۶، ۳۷)

نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کی عظمت دلوں میں بٹھانے کے لئے اسی ضمن میں مزید فرمایا:-

"جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

قرآنِ عظیم سے سب سے بڑھ کر پیار کرنے والے ہم قرار نہیں پا سکتے جب تک کہ ہم اپنے اس پیار اور محبّت کا اپنے عمل سے ثبوت نہ دیں۔ اور عمل سے ثبوت ہم اُس وقت تک نہیں دے سکتے جب تک کہ ہم قرآن کو اپنا دستور العمل نہ بنائیں اور اپنے وجودوں میں اس کی دلکش و دلآویز تصویر پیش نہ کریں۔ اگر ہم قرآن سے محبت و پیار اور عشق کا اپنے عمل سے ثبوت فراہم کرنے میں کامیاب ہیں تو ہم سے بڑھ کر خوش قسمت کوئی نہیں اور اگر ہم خدانخواستہ اس میں ناکام ہیں تو پھر ہم سے بڑھ کر بدقسمت بھی اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس زمانہ میں عظمتِ قرآن کی معرفت ہمیں عطاء کی گئی اور پھر بھی ہم نے اس کی قدر نہ کی۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"کسی چیز کا موجود ہونا کافی نہیں۔ تم اس بات پر فخر نہ کرو کہ تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ اگر تمہارے پاس قرآن کریم موجود ہے تو سوال یہ ہے کہ تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا؟ اگر تم قرآن کریم پڑھ کر اس سے فائدہ اُٹھاتے ہو تو تم سے بڑھ کر خوش قسمت اور کوئی نہیں اور اگر تم اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتے تو تم سے بڑھ کر بدقسمت بھی اور کوئی نہیں کیونکہ تمہاری جیبوں میں سونا بھرا ہے مگر تم اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکے۔"

(تفسیر کبیر۔ سورۃ العنکبوت زیر آیت ۴۶)

غایت درجہ کی یہ خوش نصیبی ہمارے حصہ میں نہیں آ سکتی جب تک کہ ہم قرآن کریم کو تدبر سے نہ پڑھیں اور اس کے علوم و معارف سے بہرہ ور ہو کر اس پر کما حقہ عمل نہ کریں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس غایت درجہ خوش نصیبی سے بہرہ ور ہونے کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے:-

"قرآن کریم نے یہودیوں کی مثال اُس گدھے سے دی ہے جسکی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ جو لوگ ذہنی جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں لیکن اُس پر غور و فکر نہیں کرتے اور اس وجہ سے اُس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ قرآن کریم سے فائدہ اُٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے اُن مراتب میں سے گزارا جائے جس سے اس کے مضامین ہضم ہو جائیں۔ جب تک اسے ان مراتب میں سے گزارا نہیں جائے گا وہ ہضم نہیں ہوگا۔ پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک زندہ اور فعّال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ العنکبوت زیر آیت ۴۶)

ہمیں اس غایت درجہ کی خوش نصیبی سے بہرہ ور کرنے کے لئے ہی جماعت میں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے ربوہ میں انعقاد کا نہایت بابرکت سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ یہ کلاس ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں منعقد کی جاتی ہے امسال اس کلاس کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۰ جون تا ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ تین ہفتوں کی اس کلاس کی شکل میں احباب جماعت اور مستورات کے لئے ایک سنہری موقع فراہم کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے اندر قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنے، اس کے علوم و معارف پر غور کرنے اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے اور غیر مذاہب کے لوگوں تک اسے پہنچا کر انہیں بھی اس پر عمل پیرا کرانے کی اہلیت پیدا کریں اور اس طرح غایت درجہ کی خوش نصیبی سے بہرہ ور ہوں اور وہ یہ ہے کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں حصہ لینے کی غیر معمولی سعادت حاصل کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشائے مبارک کے مطابق تمام جماعتوں کے نمائندوں کا اس کلاس میں شامل ہونا ازبس ضروری ہے۔ کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس کے نمائندے اس کلاس میں شریک نہ ہوں۔

ہمیں یقین ہے کہ احباب جماعت جنہیں ایک خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے متعلق اپنی عظیم ذمہ داری کا احساس ہے امسال اس کلاس میں پہلے سے بھی بڑھ کر تعداد میں شریک ہو کر اس امر کی پوری کوشش کریں گے کہ وہ عند اللہ غایت درجہ خوش نصیبی کے مستحق ٹھہریں۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر، آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ گیمبیا کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور وکیل الاعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے روح پرور پیغامات، مجلس شوریٰ کا انعقاد، علمائے کرام کی تقاریر

سینیگال اور گیمبیا کے طول عرض سے کثیر تعداد میں سامعین کی شمولیت

نمائندہ ویسٹرن ڈویژن اور سابق گورنر گیمبیا کے خطابات

مکرم مولوی محمد محمود اقبال صاحب مبلغ مقیم بانجل۔ گیمبیا

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتہائے احمدیہ گیمبیا کا پہلا جلسہ سالانہ تین ایام تک جاری رہنے کے بعد نہایت کامیابی سے ۲۸ امان (مارچ) کو اختتام پذیر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

مقام جلسہ

یہ جلسہ ملک کے وسط میں بمقام فرافینی (FARAFENNI) منعقد کیا گیا۔ فرافینی قصبہ کاسامانس (KASAMANS) اور سینیگال کو ملانے والی شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے بفضل تعالیٰ یہاں ایک نہایت ہی مخلص جماعت ہے جلسہ کے لئے قصبہ کا کمیونٹی ہال الحاجی نے بخوشی پیش کیا۔ ہال کے علاوہ باہر وسیع پیمانے پر شامیانوں کا بھی انتظام تھا۔ جلسہ گاہ کو حضرت مسیح موعودؑ کے عربی الہامات اشعار اور دیگر کلمات طیبات پر مشتمل خوبصورت کتبات اور یورپ امریکہ اور افریقہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کی عکاس تصاویر سے آراستہ کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ کے خوبصورت گیٹ کے عین اوپر جلی اور خوبصورت حروف میں تحریر شدہ حضرت مسیح موعودؑ کا الہام "الخیر کلہ فی القرآن" آویزاں تھا جبکہ سٹیج کے اوپر جلی اور خوبصورت حروف میں تحریر کلمہ طیبہ کا بورڈ آویزاں تھا

احباب کی تشریف آوری

جلسہ میں شرکت کے لئے ملک کے طول و عرض کی جملہ جماعتہائے احمدیہ کے احباب تشریف لائے۔ سینیگال سے تین جماعتوں کے نمائندگان ہمارے لوکل مبلغ محترم حامد میانی صاحب کی معیت میں تشریف لائے۔ اسی طرح بانجل سے متعدد کاروں کے علاوہ احباب ایک سپیشل بس کے ذریعہ تشریف لائے۔ علاوہ ازیں بریکاما، بسیرا، کنڈا، بکاؤ لامن، نجوارا، صابائیکینی، سبا، کنٹے کنڈا، نفی، جارج ٹاؤن، مصرا اور کاؤر کی جماعتوں سے احباب تشریف لائے۔

جلسہ کا افتتاح

جلسہ کا افتتاح مورخہ ۲۶ امان (مارچ) ۱۳۵۵ ہش بروز جمعہ تین بجے سہ پہر زیر صدارت جناب محترم ابراہیم انبوہ (EBRAHIM …BOH) صدر جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترم برادرم محمد احمد صاحب الوری نے بہت خوش الحانی سے کی بعدہ قائمقام امیر اور مبلغ انچارج محترم مولانا داؤد احمد صاحب حنیف نے احباب کرام کو خوش آمدید کہتے ہوئے بیان فرمایا کہ ہمارا یہ جلسہ کوئی دنیاوی اجتماع نہیں بلکہ ہم ملک کے طول و عرض سے محض اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد بیان کریں اس لئے یہ وقت ہمیں ہمہ وقت عاجزانہ دعاؤں اور جلسہ تقاریر کو پورے غور اور انہماک سے سننے میں گزارنا چاہیئے تا اس الٰہی جلسہ کے پروگرام سے پورا فائدہ اٹھا سکیں۔ ان مختصر الفاظ کے بعد محترم امیر صاحب نے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ بعدہٗ اجتماعی دعا بھی افتتاحی اجلاس کے موقع پر ہال اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گیا اور احباب کو باہر شامیانوں کے نیچے بھی بیٹھنا پڑا

اجلاس اول

افتتاحی دعا کے بعد جلسہ کی بقیہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے محترم امیر صاحب نے سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور اور وجد آفریں پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور اقدس نے کمال شفقت سے خاص اس موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ احباب نے اپنے پیارے آقا کا پیغام بہت ہی انہماک اور توجہ سے سنا۔ اس مقدس پیغام نے احباب میں نئی روح پھونک دی۔ بعدہ امیر صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا پیغام پڑھ کر سنایا جو آنمکرم نے ازراہ شفقت اس موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ یہ پیغام بھی نہایت توجہ اور شوق سے سنا گیا۔

ہر دو پیغامات کے بعد جلسہ کے پہلے مقرر محترم الحاج لامن جوارا صاحب (ALHAJ LAMIN JAWARA) نے جلسہ کے "اغراض و مقاصد" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک سے اس جلسہ کی بنیاد کے تاریخی پس منظر کے اظہار کے بعد الحاج صاحب موصوف نے حضور علیہ السلام ہی کے الفاظ میں جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ ہمارا جلسہ دنیاوی میلوں یا پبلک میٹنگوں سے بالکل مختلف ہے کیونکہ یہ جلسہ صرف اللہ تعالیٰ کے نام اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بلند کرنے کے لئے منعقد ہوتا ہے۔ چونکہ یہ جلسہ محض للّٰہی ہوتا ہے اس لئے خداوند کریم ہمارے جلسہ کو بہت ہی بابرکت اور نزول رحمت کا موجب بناتا چلا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بناتا چلا جائے گا۔ نیز آپ نے بتایا کہ شرکاء کی تعداد کا ابتدائی گنتی ۷۵ سے بڑھ کر لاکھوں تک پہنچنا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ ہمارا جلسہ خداوند کریم کے حضور ایک مقبول اجتماع ہے بعد ازیں آپ نے تحریک فرمائی کہ احباب اس مقدس اجتماع سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں اور اپنے اوقات ذکر الٰہی میں بسر کریں۔

آپ کے خطاب کے بعد سابق گورنر جنرل گیمبیا محترم الحاج سر الیف ایم سنگھاٹے صاحب (ALHAJ SIR F.M. Singhateh) نے گیمبیا میں احمدیت کے موضوع پر ایمان افروز خطاب فرمایا۔ موصوف نے گیمبیا میں احمدیت کی بنیاد پڑنے کی تاریخ پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالی کہ کس طرح شدید ابتدائی مخالفت کے بعد نصرت خداوندی کا ظہور ہوا اور بالآخر وہ تاریخی دن آیا کہ جب حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" الحاج صاحب کے ذریعہ پوری ہوئی آپ نے فرمایا کہ ادنیٰ اور ناچیز غلام کو مہدی علیہ السلام کی غلامی میں اس شرف پر بجا طور پر فخر ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم الحاج صاحب کے خطاب کے بعد جماعت کے لوکل مبلغ محترم مولانا ابراہیم عبد القادر الجکنی نے "حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں درباره مسیح موعودؑ" کے موضوع پر خطاب فرمایا اس جامع خطاب میں آپ نے مسیح موعود کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا اور انہیں سیدنا امام الزمان علیہ السلام پر منطبق کر کے یہ امر بالکل واضح فرمایا کہ ان پیشگوئیوں کے مصداق صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں۔

اس خطاب کے بعد صدر جلسہ محترم ابراہیم انبوہ صاحب نے صدارتی خطاب میں جلسہ کے بھائیوں کو اس مبارک جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور اس امر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اس کی نمایاں کامیابی کے لئے

دعا کی۔ آپ کے دعائیہ کلمات کے بعد چھ بجے شام یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا

اجلاس دوم

کھانے اور نماز ہائے مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد شبینہ اجلاس کی کارروائی نو بجے شب زیر صدارت محترم اے ایم باہ صاحب MR. ALIU M. BAH مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گیمبیا تلاوت قرآن پاک سے ہوئی اس اجلاس کی حاضری افتتاحی اجلاس کی حاضری سے بہت زیادہ تھی حتی کہ لوگ باہر سڑک پر کھڑے مولانا داؤد احمد صاحب حنیف کا خطاب سن رہے تھے۔

خاتم النبیین کے موضوع پر لطیف پیرایہ میں خطاب فرماتے ہوئے آپ نے سلسلہ انبیاء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کی حقیقت بیان فرمائی کہ آپ سلسلہ رسالت و نبوت کے سراجِ منیر ہیں اور یہ کہ آپ کے فیضان کی بدولت اس امت کو تمام انعامات بدرجہ اتم ملے ۔ محترم امیر صاحب کا خطاب آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں بہت ہی احسن پیرایہ میں ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔

دلچسپ سوال و جواب: محترم امیر صاحب کے خطاب کے بعد صدر جلسہ نے حاضرین کو سوال کرنے کی دعوت دی۔ باری باری سامعین میں سے دوست سٹیج پر تشریف لاتے اور اسلام اور احمدیت کے بارہ میں سوالات کرتے جبکہ سٹیج پہ موجود مبلغین کرام قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیتے یہ دلچسپ سلسلہ سوال و جواب نصف شب تک جاری رہا۔

۲۹ امان

اس روز پروگرام کا آغاز صبح ۵ بجے اجتماعی نماز تہجد سے ہوا جو احباب کرام نے ان سے ملحقہ شامیانوں میں ادا کی بعد از نماز فجر محترم ملک محمد اکرم صاحب مبلغ لیسوٹو نے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ کا درس دیا۔

اجلاس سوم

ناشتہ کے بعد اس روز کے پہلے اجلاس کا آغاز زیر صدارت محترم مولانا داؤد احمد صاحب حنیف ۹ بجے صبح تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم الحاج لامن جوارا صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم محمد احمد صاحب انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ

یا عینَ فیضِ اللّٰہِ والعرفان

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

اجلاس کے پہلے مقرر مقامی مبلغ محترم السید حامد سبائی نے "مسیح ناصری اور مسیح محمدی کے مابین مشابہت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کے دوسرے مقرر محترم برادرم الحاج لامن جوارا صاحب نے "احمدیت کا مستقبل" کے موضوع پہ خطاب فرمایا۔ آپ نے احمدیت کی تاریخ پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے واضح فرمایا کہ کس طرح ایک بے سروسامانی کے عالم میں قادیان کی گمنام بستی سے اٹھی اور آج اکناف عالم میں اسلام کی روز افزوں ترقی کی ضامن بن چکی ہے۔ اسی طرح آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں سے ثابت فرمایا کہ اس نظام نے اسلام کا پرچم تمام پرچموں سے بلند کرنا ہے۔ آخر پہ آپ نے اس سلسلہ میں احباب پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں پہ روشنی ڈالی۔ تیسرے مقرر محترم ملک محمد اکرم صاحب مبلغ لیسوٹو نے بڑے سادہ اور مؤثر الفاظ میں جماعت احمدیہ کے عقائد مختصراً بیان فرمائے۔ بعدہ اس عاجز کو "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کے موضوع پہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں اس روحانی سکیم کی ضرورت و اہمیت بیان کرنے کا موقع ملا۔ سکیم کے مالی اور دعا ذاتی کے پہلو بیان کرنے کے بعد سامعین کو اس آسمانی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔ اگلے مقرر محترم محمد احمد صاحب انور نے "تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پہ خطاب فرماتے ہوئے مسلمانوں کیلئے تبلیغ کی اہمیت اور ذاتی تبلیغ کی تفصیل نیز جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس کی حقیقت بیان فرمائی۔ صدارتی خطاب میں محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب نے حاضرین کو تحریک فرمائی کہ آپ نے احمدیت کے عقائد سنے ہیں، اگر آپ ابھی تک اس سلسلہ سے منسلک نہیں ہوئے تو شامل ہو کر تجدید دین کے کام میں حصہ دار بنیں تا خدا تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہو۔ اسی طرح آپ نے احمدی احباب کو تحریک فرمائی کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منانے کے لئے بیان فرمودہ سکیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اس کے بعد یہ اجلاس نماز ظہر و عصر اور کھانے کے لئے قریباً ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس چہارم

کھانے اور نماز ہائے ظہر و عصر کے بعد اس اجلاس کا آغاز ۳ بجے بعد دوپہر تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم برادرم حامد سبائی صاحب نے کی۔ بعدہ صدر صاحب جماعت احمدیہ گیمبیا جناب ابراہیم انبوہ صاحب نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر نہایت دلچسپ پیرائے میں خطاب فرمایا۔ آپ نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں مروجہ نامناسب طریقوں اور والدین کی غفلت کی نشاندہی فرمائی اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ذرائع تربیت بیان فرما کر احباب کو ان پر عمل کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس دلچسپ اور مؤثر خطاب کے بعد ہمارے مقامی مبلغ السید ابراہیم عبدالقادر الجکنی نے بڑے مدلل پیرائے میں قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان کرام سے وفات مسیح ثابت فرمائی۔ یہ پرجوش اور پرمغز خطاب حاضرین کی گہری دلچسپی کا باعث بنا۔ بعدہ ملک محمد اکرم صاحب مبلغ لیسوٹو نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر خطاب فرمایا۔ قرآن کریم سے معیار صداقت کے بیان کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جلیل القدر پیشگوئیوں کے پورا ہونے کو آپ کی صداقت کی روشن دلیل ثابت فرمایا۔

اجلاس کے چوتھے مقرر نو وارد مبلغ اسلام مکرم میر عبدالمجید صاحب نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں خلافت کی اہمیت بیان کرکے آپ نے برکاتِ خلافت پر تفصیلاً روشنی ڈالی اور احباب کو ان برکات کے حصول کے لیے حتی الامکان کوشش کرنے کی تحریک فرمائی ۔ اجلاس کے آخری مقرر جناب عاشق مالک انڈوجی صاحب (MR. ASHMALICK NDOJE) نے حاضرین کو اپنے قبولِ احمدیت سے مشرف ہونے کی دلچسپ داستان سنائی۔ اس خطاب کے بعد ساڑھے چھ بجے شام یہ اجلاس ختم ہوا۔

اجلاس پنجم

کھانے اور نماز مغرب و عشاء کے بعد یہ اجلاس جو مجلس شوریٰ پہ مشتمل تھا زیر صدارت محترم مولانا داؤد احمد صاحب حنیف منعقد ہوا۔ ملک کی مختلف جماعتوں کے نمائندگانِ شوریٰ کے لیے ہال کے اگلے حصہ میں کرسیاں مخصوص تھیں جبکہ دیگر سامعین ان کے پیچھے کرسیوں پہ بیٹھے کارروائی سن رہے تھے پروگرام کا آغاز ۹ بجے شب تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو اس خاکسار نے کی۔ بعدہ اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مجلس شوریٰ کے انعقاد کی غرض و غایت اور اہمیت بیان فرمائی اور پھر احباب کے سامنے اس

شوریٰ کا ایجنڈا رکھا۔

شوریٰ کے پہلے حصہ میں احباب کرام نے باری باری اس ملک میں تبلیغ اسلام کی رفتار میں ترقی اور جماعت کی تربیت میں مستعدی پیدا کرنے کے سلسلہ میں تجاویز دیں۔ بیشتر تجاویز تبلیغ کے نظام میں وسعت پیدا کرنے کیلئے مزید مبلغین بلکہ مزید لوکل مبلغین کی ضرورت اور صوبہ جات میں تبلیغ میں حائل بعض دشواریوں کے حل کے متعلق تھیں۔ اسی طرح ریڈیو اور پریس کے ذریعہ کو استعمال کرکے دائرہ تبلیغ کو وسیع کرنے کی طرف بھی بعض احباب نے توجہ دلائی۔ بعدہ محترم امیر صاحب نے ان تجاویز کا مختصراً تجزیہ فرمایا اور تبلیغ کے سلسلہ میں درپیش چند مشکلات کا ذکر فرمایا اور بالخصوص احباب کو اس طرف توجہ دلائی کہ دوست اپنے آپ کو وقف کریں تا تبلیغ کا سلسلہ زیادہ مؤثر اور وسیع بنایا جا سکے۔

بعدہ جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا کے مرکزی عہدیداران کا اگلے سال کے لئے انتخاب عمل میں آیا۔ دعا کے ساتھ رات ایک بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا اس اجلاس کی دلچسپ کارروائی سننے کے لئے کثیر تعداد میں احباب آخر وقت تک تشریف فرما رہے۔

۳۰ امان

گذشتہ روز کی طرح پروگرام کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہی صبح ۵ بجے ہوا۔ غلبہ اسلام کے لئے پرسوز دعاؤں کا احباب کو موقع ملا۔ نماز فجر کے بعد مبلغ اسلام مکرم میر عبدالمجید صاحب نے درس حدیث دیا

اختتامی اجلاس ۱۰ ناشتہ کے بعد ۹ بجے

صبح اس بابرکت جلسہ کے چھٹے اور آخری اجلاس کا آغاز قائمقام امیر اور مبلغ انچارج کے زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو برادرم مکرم محمد احمد صاحب انور نے نہایت خوش الحانی سے کی بعدہ میر عبدالمجید صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ کے چند اشعار ترنم سے سنائے۔ پہلا خطاب جناب الحاج ڈاکٹر محمد ضیاء الدین صاحب کا تھا "معجزات امام مہدی علیہ السلام" کے موضوع پہ خطاب فرماتے ہوئے معجزہ کی حقیقت و اہمیت بیان کرنے کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے چند چیدہ چیدہ معجزات بیان فرمائے ان معجزات سے آپ نے ثابت فرمایا کہ ان مافوق العادت واقعات کے پیچھے نہ صرف خدا تعالیٰ کی زندہ وجود کا ظہور ہوا بلکہ اسلام کی حقانیت ادیان باطلہ پر ظاہر ہو گئی۔ اس دلچسپ خطاب کے بعد ایک مخلص مقامی دوست جناب الحاج بادہ صاحب نے اپنے قبول احمدیت کے دلچسپ واقعات بیان فرمائے جو احباب کی گہری دلچسپی اور ازدیاد ایمان کا باعث بنے ۔ اس مرحلہ پر گیمبیا ریڈیو کے نمائندہ نے جو تمام وقت پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں شریک رہے اپنے پُرجذبات خطاب میں جماعت کی سرگرمیوں کو نہایت اچھے انداز میں سراہا اور فرمایا کہ جلسہ کی کارروائی سُننے کے بعد اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ احمدیت ہی اسلام کا حقیقی نمونہ پیش کر رہی ہے جس کی طرف ہم سب جلد یا بدیر راغب ہوں گے۔

اس کے بعد محترم قائم مقام امیر صاحب نے "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس سلسلہ کی حقیقت اور اسلام کے غلبہ میں اس سلسلہ کے کردار پر بالتفصیل روشنی ڈالنے کے بعد آپ نے اس بات پر زور دیا کہ احمدیت کا بوجھ بہر حال نئی پود نے اُٹھانا ہے اس لئے انہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ان کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنے کی تحریک فرمائی۔ بالخصوص اپنے ذاتی نمونہ کو دوسروں کے لئے مشعل راہ بنانے پر توجہ دینے کی تحریک فرمائی۔ آخر میں آپ نے دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ میں شرکت کے حقیقی نتائج انفرادی اور اجتماعی رنگ میں ظاہر فرمائے اور ہمیں اس سلسلہ کو آئندہ مزید شان و شوکت سے جاری رکھنے کی توفیق دے۔

بالآخر ہمارا یہ للّٰہی جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور پُرسوز اجتماعی دعا پر ۱۱½ بجے قبل دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی کارروائی کا ساتھ ساتھ دو مقامی زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا رہا اور لاؤڈ سپیکر کے اعلیٰ انتظام کی وجہ سے قصبہ فیرافینی کی اکثریت اس سے مستفید ہوتی رہی۔ ریڈیو گیمبیا نے جلسہ کے انعقاد کی خبر اور کارروائی کی تفصیل نہایت عمدہ انداز میں کئی بار نشر کی۔ بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا خلاصہ نہایت پیارے الفاظ میں نشر کیا گیا۔

الفرقان کے مجلّد فائل

ماہنامہ الفرقان کے سنہ ۶۱ء سے لیکر چودہ فائلوں کا صرف ایک ایک نسخہ مجلد صورت میں موجود ہے۔ فی مجلد بیس روپے قیمت ہے محصولڈاک علاوہ۔ یہ نادر مجموعہ پھر میسر آنا نہایت دشوار ہوگا۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے بڑے ماموں جان محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب چک نمبر ۱۵۱ P.O ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ کو چار پانچ مہینے سے کولہے میں شدید درد ہے۔ کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا بخشے۔ آمین ثم آمین۔ (سلیم احمد چک نمبر ۱۵۱ P.O ڈگری ضلع تھرپارکر۔ سندھ)

۲۔ میرا پوتا عزیز محمد اکبر بعمر سات ماہ تین چار ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(شیخ اشفاق احمد الفضل جنرل سٹور۔ دنیا پور ضلع ملتان)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مِسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۰۴۹

مَیں رشید احمد ولد چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ا۔ مکان 501-A/E پیپلز کالونی کے ½ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی قیمت ۱۰،۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

العبد۔ رشید احمد 501-A/E پیپلز کالونی نمبر ۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد وصیت ۱۶۹۸۲ صدر موصیان لائلپور۔ گواہ شد سعید احمد ناصر وصیت ۱۸۱۳۶ صدر حلقہ پیپلز کالونی لائلپور

مسل نمبر ۲۲۰۵۰

مَیں بشیر احمد چوہدری ولد چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ا۔ ایک مکان 501-A/E کے ½ حصہ کا مالک ہوں میرے حصہ کی قیمت ۱۰،۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد بشیر احمد 501/A (E-1) پیپلز کالونی لائلپور۔ گواہ شد سعید احمد صدر حلقہ پیپلز کالونی وصیت ۱۸۱۳۶ لائلپور شہر گواہ شد عبدالغنی وصیت ۱۷۶۵۹ لائلپور۔

مسل نمبر ۲۲۰۵۱

مَیں بشریٰ چوہدری زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ا۔ زیور طلائی ۱۸ تولہ مالیتی ۱۲۶۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰/- روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ بشریٰ چوہدری زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب 501/A (E-1) پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد غلام احمد صدر موصیان وصیت ۱۶۹۸۲ لائلپور شہر۔ گواہ شد عبدالغنی وصیت ۱۷۶۵۹ لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۲۰۵۲

مَیں مقصود احمد ولد چوہدری رحیم بخش صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان پختہ 425/A (E1) پیپلز کالونی قیمت (دو لاکھ) ۲،۰۰،۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مقصود احمد مکان 425/A (E1) پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد۔ سعید احمد ناصر صدر حلقہ پیپلز کالونی لائلپور شہر۔ گواہ شد عبدالغفور وصیت ۱۷۶۵۹ لائلپور شہر

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منزل بہ منزل قدم بڑھاتے جائیے

● تاجر احباب ● دیگر آزاد پیشہ احباب
● زمیندار احباب ● ملازم پیشہ احباب!

الحمدللہ کہ سال ۷۵-۱۹۷۴ء خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اور خدا تعالیٰ کی پاک جماعت کے افراد نے پروانوں کی طرح اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نہایت سرگرمی، اخلاص اور محنت کے ساتھ اپنے لازمی چندہ جات کو نہ صرف بروقت ادا کیا بلکہ بہت سی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ سے توفیق پاکر اپنے مجوزہ بجٹ سے بھی زیادہ رقم خدا تعالیٰ کے دین کی راہ میں پیش کردی اور اس طرح "مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْن" کے حسین مقام پر فائز ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مگر جدّ و جہد کا دور ابھی ختم نہیں ہوا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کی روشن ترین منزل کا ابھی آغاز ہوا ہے۔ اور یہ بلند تر منزل ہم سے نئی جدّوجہد، نئے عزم، نئے پُرجوش عمل کا مطالبہ کرتی ہے۔ موجودہ مالی سال میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت زندگی کے ہر شعبے میں نئی راہیں کھلی ہیں۔ زمیندار اصحاب کی آمدنیاں اجناس کی قیمتیں چڑھ جانے کی وجہ سے بفضلِ تعالیٰ کئی گنا ہو گئی ہیں۔ تجار اور دیگر آزاد پیشہ اصحاب کے وسائل اور روزگار میں کئی گنا ترقی ہوئی ہے۔ اور وکلاء اور ڈاکٹر صاحبان کی آمدنیوں میں بھی خدا کے فضل سے کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ ساتھ ہی دین کی ضروریات بھی بڑھ گئی ہیں۔ پس مخلص احباب کے لئے لازم ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے ان پر رزق کے دروازے وسیع کئے ہیں تو "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ" کے ماتحت خدا تعالیٰ کے راستے میں بھی وہ پہلے سے زیادہ قربانی پیش کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے اسلئے یہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بندھے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے ان کو پورا کرنے کے لئے جو مجوزہ آمد ہے اس سے زیادہ آمد ہو تا کہ کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں سستی پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے۔ میں اپنے رب کریم سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیگا اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دیگا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے۔ ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳؍مارچ ۱۹۷۵ء)

اسی خطبہ جمعہ میں بجٹ کے سلسلہ میں تجار اصحاب سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"جماعت کے جو احباب مالی قربانیاں دیتے ہیں وہ مختلف قسموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلی قسم ملازم پیشہ احباب کی ہے جن کی آمدنیاں بندھی ہوئی ہیں۔ دوسری قسم تجارت پیشہ اصحاب کی ہے جن کی آمدنی کا انحصار تجارت میں نفع پر ہوتا ہے... اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے۔ ہر سال بحیثیت مجموعی جماعت کے مالوں میں ہمیں بہت برکت نظر آتی ہے اور تجار حضرات پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ ان کی آمد میں بھی فرق پڑا ہے۔ پہلے آہستہ آہستہ پڑ رہا تھا لیکن اس سال قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے بہت نمایاں فرق پڑا ہے۔ اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے تجارت پیشہ اصحاب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں پس انہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں اور اپنے اپنے حصہ کا بجٹ پورا کرنا چاہیئے۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳؍مارچ ۷۵ء)

اور زمیندار احباب کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"تیسری قسم زمیندار احباب کی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری زمیندارہ جماعتیں زیادہ ہیں جہاں ملازمت پیشہ آدمی کو پندرہ روپے من سے پچیس روپے من گندم ہو جائے تو تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے وہاں زراعت پیشہ آدمی یعنی زمیندار کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ویسے یہ بھی ٹھیک ہے کہ زمیندار کے کچھ اخراجات بڑھ جاتے ہیں لیکن اتنے نہیں بڑھتے جتنا کہ قیمت کے لحاظ سے اُسے فائدہ پہنچ جاتا ہے...

...میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ وہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضروریات کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳؍مارچ ۷۵ء)

پس جہاں تجار اور دیگر آزاد پیشہ اصحاب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے توجہ دلائی وہاں زراعت پیشہ اصحاب کو بھی متوجہ فرمایا کہ ان کی آمدنیاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ گئی ہیں اور انہیں شکر گزاری کے طور پر بشاشتِ قلب سے دین کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ حضور کے ارشادات کے مطابق انہیں کل آمد کا صحیح جائزہ لینا چاہیئے اور اس کے مطابق اپنا بجٹ بنوانا چاہیئے۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی پر اپنے انعامات کے دروازے وسیع کرتا ہے تو وہ اپنے بندے کے عمل کو بھی دیکھتا ہے کہ کس حد تک اُس نے اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔ وہ فرماتا ہے "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ" یعنی اگر تم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو گے تو وہ تمہارے لئے اپنے افضال وانعامات کا دامن اور وسیع کر دے گا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے وسیع ہیں اور ان میں کوئی کمی نہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ہمارا اپنا فائدہ ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں، وہ ہمیشہ سے غنی ہے۔ وہ اُس دن سے غنی ہے جب اُس نے تم کو سورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کیا...... جب تمہارا سخی، جب تمہارا دیالو، جب تمہارا بخشنہار رب تمہارے دروازے پر آکر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ اُسے مدنظر ہوتا ہے۔" (الفضل مطبوعہ ۳؍مارچ ۱۹۷۳ء)

پس اے فدایانِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم! آگے بڑھو اور دین کی مزید خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ چندہ عام اور حصہ آمد تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر فرمودہ چندے ہیں اور لازمی ہیں اور چندہ جلسہ سالانہ کو حضرت مصلح موعودؓ نے لازمی قرار دیا ہے۔ پس ان تینوں چندوں کی ادائیگی ہر اُس فرد پر لازمی ہے جو احمدی کہلاتا ہے اور جس نے امام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ عہد کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔

جہاں ہمارے عہدیدار اصحاب کو چاہیئے کہ وہ ہر دوست کے پاس پہنچ کر اس کی صحیح آمد کے مطابق بجٹ تشخیص کریں وہاں احباب جماعت کا بھی فرض ہے کہ وہ انتہائی بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اور نہایت درجہ دیانتداری سے جو جماعت احمدیہ کی خصوصیت ہے صحیح آمد لکھوائیں اور پھر اس کے مطابق باقاعدگی کے ساتھ ماہ بماہ یا ہر فصل کے موقعہ پر اس کی ادائیگی فرمادیں۔ ملازم پیشہ احباب کی آمد مع الاؤنس تو معیّن ہوتی ہے مگر تاجر پیشہ اور زمیندار اصحاب اور دیگر آزاد پیشہ اصحاب پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی کل آمد کے مطابق اپنے لازمی چندہ جات میں خاطر خواہ اضافہ فرمادیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے عہدیداروں کو بھی اور جماعت کے دوسرے مخلصین کو بھی یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ دین کے رستے میں بشاشت قلب کے ساتھ اپنی تمام ذمہ داریوں کو باحسن طریق نبھائیں اور اپنے فرض کو ادا کر کے اس کے حضور سرخرو ہوں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

محبوب عالم خالد
ناظر بیت المال آمد

فضل عمر درس القرآن کلاس کے بارہ میں ضروری اعلان

فضل عمر درس القرآن کلاس (جو ۸؍جون کو شروع ہو رہی ہے) کے طلباء و طالبات کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ کلاس کیلئے آتے وقت اپنے ساتھ کتاب فتح اسلام لیتے آئیں، نیز مناسب بستر اور تین عدد کاپیاں بھی ضرور ساتھ لائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴